علامہ محمد اقبالؒ

سالِ ولادت:۱۸۷۷ء　　　　سالِ وفات:۱۹۳۸ء

محمد اقبال نام اور تخلص بھی اقبالؔ ہی تھا۔ علامہ اقبالؒ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام نور محمد تھا اور والدہ کا امام بی بی تھا۔ اقبال نے ابتدائی تعلیم سیالکوٹ ہی میں حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان امتیازی حیثیت میں پاس کرنے کے بعد اقبال مرے کالج سیالکوٹ میں داخل ہوئے جہاں خوش قسمتی سے انھیں مولوی میر حسن جیسے شفیق استاد مل گئے جن سے انھوں نے بہت فیض حاصل کیا۔ مرے کالج سے ایف اے کرنے کے بعد اقبال لاہور چلے آئے اور مزید تعلیم کے لیے گورنمنٹ کالج میں داخل ہوگئے۔ یہاں اقبالؒ کو مسٹر ٹامس آرنلڈ جیسے مشفق استاد اور رہنما کی صحبت سے فیض یاب ہونے کا بھرپور موقع میسر آیا۔ یہیں سے انھوں نے فلسفہ میں ایم۔اے کا امتحان پاس کیا۔ ایم۔اے کرنے کے بعد وہ کچھ عرصہ تک گورنمنٹ کالج لاہور میں بطور پروفیسر فرائض انجام دیتے رہے مگر جستجوئے علم انھیں ۱۹۰۵ء میں یورپ لے گئی۔ قیام یورپ کے دوران میں انھوں نے کیمبرج یونیورسٹی سے بار ایٹ لا کی ڈگری حاصل کی۔ علاوہ ازیں میونخ یونیورسٹی (جرمنی) سے فلسفہ ایران کے فلسفۂ مابعد الطبیعیات پر مقالہ لکھ کر پی ایچ۔ ڈی کی ڈگری لی۔ ۱۹۰۸ء میں وہ وطن واپس آگئے اور اپنی شاعری کے ذریعے ملک و قوم کی اصلاح اور خدمت میں مصروف ہوگئے۔

۱۹۲۲ء میں اقبالؒ کو سرکار برطانیہ کی طرف سے ''سر'' کا خطاب ملا۔ انھوں نے بھرپور زندگی بسر کی اور شاعری کے علاوہ عملی سیاست میں بھی حصہ لیا۔ چنانچہ ۱۹۳۰ء میں وہ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر منتخب ہوئے اور آزادیِ وطن کے لیے عملی جدوجہد میں مصروف رہے۔ ۲۱۔اپریل ۱۹۳۸ء کو یہ عظیم شاعر، فلسفی اور قومی رہنما، راہیِ ملکِ عدم ہوگیا۔

علامہ اقبالؒ نے اردو و فارسی دونوں زبانوں میں پُر اثر اور پُر سوز شاعری کی۔ انھوں نے اپنی شاعری کا آغاز غزل گوئی سے کیا مگر بعد میں زیادہ تر توجہ نظم نگاری کی جانب مبذول کردی کیونکہ قوم تک اپنا پیغام پہنچانے کا یہ زیادہ مؤثر ذریعہ تھا۔ اقبال کا دائرۂ فکر، مشاہدہ کائنات اور مطالعہ بہت وسیع تھا۔ آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سچے عاشق تھے اور اس چاہت اور عقیدت کا اظہار جابجا ان کے کلام میں دکھائی دیتا ہے۔

اقبالؒ نے محض روایتی عشق و عاشقی کے موضوعات سے ہٹ کر اپنی شاعری میں زندگی، کائنات، خدا، ابلیس، عقل و خرد، تصوف، قومیت، مردِ مومن، سیاست و مملکت اور خودی و بے خودی کا فلسفہ پیش کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اقبالؒ جیسا عظیم شاعر و فلسفی آج تک پیدا نہ ہوسکا۔

''بانگِ درا''، ''بالِ جبریل'' اور ''ضربِ کلیم'' ان کی اردو شاعری کی کتابیں ہیں۔ ''ارمغانِ حجاز'' میں بھی کچھ اردو نظمیں شامل ہیں جبکہ اس کا غالب حصہ فارسی میں ہے۔

عقل و دل

عقل نے ایک دن یہ دل سے کہا
بھولے بھٹکے کی رہنما ہوں میں

ہوں زمیں پرٗ گزر فلک پہ مرا
دیکھ تو کس قدر رسا ہوں میں

کام دنیا میں رہبری ہے مرا
مثلِ خضرِ خجستہ پا ہوں میں

ہوں مفسّر کتابِ ہستی کی
مظہرِ شانِ کبریا ہوں میں

بوند اک خون کی ہے تو لیکن
غیرتِ لعلِ بے بہا ہوں میں

دل نے سن کر کہا یہ سب سچ ہے
پر مجھے بھی تو دیکھ کیا ہوں میں

رازِ ہستی کو تو سمجھتی ہے
اور آنکھوں سے دیکھتا ہوں میں

ہے تجھے واسطہ مظاہر سے
اور باطن سے آشنا ہوں میں

علم تجھ سے تو معرفت مجھ سے
تو خدا جُو خدا نما ہوں میں

علم کی انتہا ہے بے تابی
اس مرض کی مگر دوا ہوں میں

شمع تو محفلِ صداقت کی
حسن کی بزم کا دیا ہوں میں

تو زمان و مکاں سے رشتہ بپا
طائرِ سدرہ آشنا ہوں میں

کس بلندی پہ ہے مقام مرا
عرش ربِّ جلیل کا ہوں میں

☆☆☆

جاوید کے نام

(لندن میں اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا پہلا خط آنے پر)

دیارِ عشق میں اپنا مقام پیدا کر
نیا زمانہ، نئے صبح و شام پیدا کر

خدا اگر دلِ فطرت شناس دے تجھ کو
سکوتِ لالہ و گل سے کلام پیدا کر

اٹھا نہ شیشہ گرانِ فرنگ کے احساں
سفالِ ہند سے مینا و جام پیدا کر

میں شاخِ تاک ہوں، میری غزل ہے میرا ثمر
مرے ثمر سے مئے لالہ فام پیدا کر

مرا طریق امیری نہیں، فقیری ہے
خودی نہ بیچ، غریبی میں نام پیدا کر